



سوال

(459) نافرمانی کی بنا پر طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری بیوی بے نماز اور نافرمان ہے، کیا اس وجہ سے میں اسے طلاق دے سکتا ہوں؟ نیز بتائیں کہ کن کن حالات میں بیوی کو طلاق دی جاسکتی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نکاح صرف پیاس بجھانے اور افزائش نسل کا ذریعہ نہیں بلکہ شریعت میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے جو باہمی محبت و یگانگت اور ایک دوسرے سے سکون حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، دونوں میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے طالب بھی ہیں اور مطلوب بھی۔ مرد کو عورت اور عورت کو مرد سے سکون ہوتا ہے اور دونوں میں ایک دوسرے کے لیے اس قدر کشش رکھ دی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے الگ رہ کر سکون حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ جب مرد دیکھے کہ بیوی میرے لیے جسمانی یا ذہنی سکون کا ذریعہ نہیں بلکہ روح کو بے چین کرنے کا باعث ہے تو پھر نکاح کے بندھن کو کھول دینے پر غور ہو سکتا ہے، سکون و اطمینان کے فقدان کا باعث بیوی کی طرف سے نشوز و نافرمان ہونا ہے، جو طلاق کے لیے تمہید بنتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاجْزُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ [۱] فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا [۱]

”اور جن بیویوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سبھاؤ، اگر نہ سمجھیں تو خواب گاہوں میں ان سے الگ رہو پھر بھی نہ سمجھیں تو انہیں مارو، پھر وہ اگر تمہاری بات قبول کر لیں تو خواہ مخواہ ان پر زیادتی کے ہاتھ نہ لگاتے۔“

نشوز کا لغوی معنی اٹھان اور ابھار کے ہیں، اصطلاحی طور پر نشوز سرکشی کو کہتے ہیں مثلاً: عورت سلپنے خاوند کو اپنا ہمسریا لپنے سے کمتر سمجھتی ہو یا اس کی سربراہی کو لپنے کے لیے توہین سمجھ کر اسے تسلیم نہ کرتی ہو یا اس کی اطاعت کے بجائے اس سے سرکشی اور کج روی کرتی ہو، خندہ پیشانی سے پیش آنے کے بجائے بد خلقی اور پھوپھو بن کا مظاہرہ کرتی ہو، بات بات پر ضد کرتی ہو، ہٹ دھرمی دکھاتی ہو یا مرد پر ناجائز قسم کے اتہامات لگاتی ہو۔ یہ تمام باتیں نشوز کے معنی میں داخل ہیں، ایسی عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مردوں کو تین قسم کے ترتیب و اقدامات کرنے کی اجازت دی ہے۔

(1) اسے نرمی سے سمجھایا جائے کہ اس کے موجودہ رویہ کا انجام برا ہو سکتا ہے۔



(2) اگر وہ اس کا اثر قبول نہ کرے تو خاوند اس سے الگ کسی دوسرے کمرہ میں سونا شروع کر دے۔

(3) اگر وہ سرد جنگ کو نہیں چھوڑتی تو اسے ہلکی پھلکی مار دی جائے، اس مار کی چند شرائط ہیں کہ اس مار سے ہڈی پستلی نہ ٹوٹے اور پھر سے پر نہ مارے، اگر یہ تمام حربے ناکام ہو جائیں تو طلاق سے قبل فریقین اپنے اپنے ثالث مقرر کریں جو اصلاح کی کوشش کریں۔ اگر اس طرح اصلاح نہ ہو سکے تو آخری حربہ طلاق دینے کا ہے۔ صورت مسؤلہ میں اگر بیوی بے نماز یا نافرمان ہے تو مذکورہ بالا اقدامات سے اصلاح کی جائے بصورت دیگر طلاق دے کر اسے فارغ کر دیا جائے۔ (واللہ اعلم)

۳/[1]/النساء: ۳۴۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 385

محدث فتویٰ